© rasailojaraid.com

میرزا جلال اسیر اصفہانی

ڈاکٹر وجیہہ الدین، لیکچرر شعبۂ فارسی، دانش گاہ مہاراجہ سایاجی راؤ، بڑودہ گجرات

مرزا محمد جلال الدین المتخلص بہ اسیر سترہویں صدی کا مایہ ناز شاعر ہے حالانکہ وہ کبھی ہندوستان نہیں آیا لیکن اس نے ہندوستان کے متعدد شعراء کو متاثر کیا مرزا غالب بھی اس سے متاثر معلوم ہوتے ہیں (۱) صاحبانِ تذکرہ ہمیشہ بہار (۲) تذکرہ حسینی (۳) نے شاعر کا نام مرزا جلال اسیر لکھا ہے کلمات الشعراء (۴) تذکرہ منتخب اللطائف (۵) نتائج الافکار (۶) نے شاعر کا نام مرزا جلال اسیر لکھا ہے۔ لیکن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مطابق شاعر کا نام مرزا جلال الدین محمد ہے (۷) اور گنج سخن کے مصنف نے میرزا سید جلال الدین اسیر اصفہانی لکھا ہے (۸) تذکرۃ الشعراء میں اس کا نام میرزا جلال الدین تحریر ہے (۹) صائب اصفہانی نے جو جلال اسیر کا ہم عصر ہے اس کی شعر گوئی کی پیروی میں یقین رکھتے ہوئے اس کا نام میرزا جلال تحریر کیا ہے

خوشا کسی کہ چو صائب ز صاحبان سخن
تتبع سخن میرزا جلال کند۔ (۱۰)

اسی طرح ابو طالب کلیم نے جو جلال اسیر کا معاصر ہے اس کی استادی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا نام میرزا جلال الدین رقم کیا ہے۔

میرزای ما جلال الدین بس است   از سخن سنجاں طلب گار سخن
راستی جلعش استاد من است   کج نہم بر فرق دستار سخن (۱۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ شاعر کا نام میرزا جلال الدین محمد تھا یہ ایک سید خاندان سے تعلق رکھتا تھا دراصل میرزا امیرزادہ کا مخفف ہے جس کی نسبت سیدوں سے ہے۔ اور مرزا تیموریوں کے لیے لکھا جاتا تھا۔

عربک اینڈ پرشن مینکرپٹ ان دی اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور کے کیٹلاگ کا مؤلف صحف ابراہیم کے حوالے سے لکھتا ہے کہ "شاہ صفی کے زمانے میں (۱۶۲۹-۴۲ ۱۶ء / ۱۰۳۸-۱۰۵۲ ہجری) جلال اسیر کو کچھ عرصہ کے لئے قید میں رکھا گیا تھا اسی وجہ سے اس نے اپنا تخلص اسیر رکھا لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ (۱۲) جلال الدین اسیر اپنے تخلص کے سلسلہ میں لکھتا ہے۔

من تخلص میکنم چوں دل اسیر
تا گرہ از زلف عنبر سا کشود (۱۳)

جہاں تک جلال اسیر کی تاریخ پیدائش کا تعلق ہے تو عام طور پر تذکرہ نگار اس کے متعلق خاموش ہیں اس کی کلیات میں بھی اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ البتہ کچھ تاریخی کتابوں اور تذکروں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ ذبیح اللہ صفا نے اپنی کتاب گنج سخن میں جلال اسیر کی تاریخ پیدائش ۱۰۲۹ ہجری / ۱۶۱۹ عیسوی (۱۴)۔ عربک اینڈ پرشن مینکرپٹ ان دی اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور کیٹلاگ کے مصنف نے اس سلسلہ میں دلچسپ بحث کی ہے۔
"ہمیشہ بہار کا مصنف اور مراۃ عالم کا مصنف شاعر کی وفات ۱۰۴۰ ہجری / ۱۶۳۰ عیسوی لکھتے ہیں۔ لیکن جلال اسیر کے دیوان میں ۱۰۴۳ ہجری اور ۱۰۴۵ ہجری کے تاریخی واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن صحف ابراہیم کے مصنف کا خیال ہے کہ اسیر چالیس سال کی عمر میں ۱۰۶۹ ہجری ۱۶۵۸ عیسوی میں انتقال ہوا اگر صحف ابراہیم کے مصنف کی رائے تسلیم کر لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جلال اسیر شاہ عباس اول کی وفات کے وقت جو ۱۰۳۸ ہجری / ۱۶۲۸ عیسوی میں

© rasailojaraid.com

[illegible] جلال اسیر [illegible] درست تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۰۱۰ھ/۱۶۰۲ء میں پیدا ہوا ہوگا۔

جلال اسیر کی [illegible] اس شعر سے واضح ہے:

[illegible] اسیر [illegible] عہد شکست [illegible]

جہان [illegible] رہ یاران اصفہان [illegible] (۱۵)

جلال اسیر کے والد کا نام میرزا مومن شہرستانی تھا۔ ان کی وفات شاعر کی زندگی میں ہو گئی تھی۔
[illegible] نصرآبادی یوں مرقوم ہے:

میرزا جلال ولد میرزا مومن شہرستانی من اعمال اصفہان ایشان از اعاظم سادات دہر کہ نسب وظہور حسب کالشمس فی نصف النہار مشہور و معروف اند۔ میرزا [illegible] بکمالات طبع و علو مرتبہ آراستہ و بانواع صفات حسنہ ذات پیراستہ چنانچہ بمصاہرت نواب علیین آشیانی شاہ عباس ماضی سرافراز گردید [illegible] صحبت [illegible] اوقات صرف مصاحبت اہل حال و صاحبان کمال و شعرا [illegible] (۱۶)

[illegible] سے پتہ نہیں چلتا کہ جلال اسیر شاہ عباس کا [illegible]
[illegible] سے پتہ چلتا ہے کہ جلال اسیر شاہ عباس اول کا داماد تھا۔ شاہ عباس نے
[illegible] شادی جلال اسیر سے کی تھی جس کی وفات شاہ عباس کی زندگی
[illegible] جلال اسیر کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کا اس کو شدت سے احساس تھا۔

© rasailojaraid.com

بیکسی اشک بہ تنہائی سن دارد اسیر
کہ بعالم پدری یا پسری نیست مرا (۱۹)

جلال اسیر مرزا فصیح ہروی کا شاگرد تھا جن کا تعلق ہرات سے تھا جو خواجہ ابو اسمٰعیل عبداللہ انصاری الہروی کے خاندان سے تھے مرزا فصیح ہروی کے دو شاگرد تھے جلال اسیر اور درویش والہ ہروی جلال اسیر اپنے استاد کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

آنانکہ مست فیض بہار اندچون اسیر
تہ جرعۂ ز بزم فصیحی چشیدہ اند (۲۰)

کہتی از چمن فیض فصیحست اسیر
کہ ز ہر زمزمہ گلزار مقالی دارد (۲۱)

جہاں تک جلال اسیر کے اعتقاد کا تعلق ہے وہ اثنا عشری تھا۔ حضرت امام رضا سے اس کو خاص عقیدت تھی جس کا ذکر اس نے اپنے اشعار میں کیا ہے اور وہ خود حضرت امام رضا کے روضہ کا متولی بھی تھا۔ (۲۲)

ایمان ناقصی کہ ندارم بیا بہ بین
تسبیح را رشتۂ زنار ما مکن
ایمان محمد و علی و یازدہ امام
گفتم اسیر اینہمہ آزار ما مکن (۲۳)

فزون باد التفات شاہ بر ما آنقدر یارب
کہ گویند ش اسیران صد مبارکباد ہر ساعت (۲۴)

مستی دارم مخموری نمیداند اسیر
ساغر از میخانہ شاہ خراساں میزنم (۲۵)

جلال اسیر کی تاریخ وفات میں بھی اختلاف رائے ہے۔ گنج سخن کے مصنف ڈاکٹر ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا اسیر کی وفات ۱۰۶۹ ہجری/۱۶۵۸ عیسوی لکھتے ہیں۔[۲۶] جبکہ قاموس المشاہیر[۲۷] اور تذکرہ ہمیشہ بہار (۲۸) کے مطابق ۱۰۴۰ ہجری/۱۶۳۰ عیسوی ہے۔

© rasailojaraid.com

تذکرۃ الشعراء[29] انسائیکلو پیڈیا آف اسلام[30] تذکرہ نتائج الافکار[31]۔
۱۰۳۹ ہجری / ۴۰ / ۱۶۲۹ عیسوی بتاتے ہیں۔ تذکرہ ہمیشہ بہار کی اطلاع کے مطابق جلال اسیر شاہ عباس ثانی کے زمانے میں حیات تھا جو اس عبارت سے واضح ہے۔
"میرزا طاہر وحید بخدمت داروغلی اصطبل شاہ عباس ثانی (۱۰۷۷ - ۱۰۵۲ ہجری ۱۶۶۷ - ۱۶۴۲ عیسوی) در اصطلاح آن ولایت میراخور می نامند مامور بود آخر بخدمت والا پائیگی دیوان رسید۔ چنانچہ میرزا جلال اسیر درین معنی گفتہ":

طاہر ساو زیر و دیوان شد
رفتہ رفتہ قشو قلمدان شد (۳۲)

جلال اسیر کی کلیات میں مختلف تاریخی قطعات درج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۰۴۵ ہجری / ۱۶۳۵ عیسوی تک حیات تھا اس لئے ہم کو اس کا سنہ وفات ۱۰۴۹ ہجری / ۱۶۳۹ عیسوی تسلیم کرنا چاہیئے اگر وہ اس کے بعد حیات ہوتا تو ممکن ہے کہ کچھ اور تاریخی قطعات لکھتا۔
تذکرہ ہمیشہ بہار کا مصنف لکھتا ہے کہ جلال اسیر شراب کا دلدادہ تھا (۳۳) اور کیونکہ اس کی وفات کم عمری میں ہوئی ممکن ہے شراب کی زیادتی اس کا سبب ہو۔
ذلالی خوانساری (وفات ۱۰۳۱ ہجری) جو شاہ عباس کا ملک الشعراء تھا۔ جلال اسیر کا شاگرد تھا۔ (۳۴) تمام تذکرہ نگار جلال اسیر کو سبک ہندی کا شاعر تسلیم کرتے ہیں۔
جلال اسیر نے اپنے کلام میں نئے استعارات نئی نئی تشبیہات اور نئے نئے خیالات اچھوتے انداز میں پیش کئے ہیں۔ شبلی نعمانی اور امیر شیر علی خاں لودھی (۳۵) اس کو خیال بندی کا بنیاد گزار بتاتے ہیں، جو سبک ہندی کا خاصہ ہے۔ جلال اسیر کے ہم عصر شعراء میں نظیری نیشاپوری، صائب تبریزی، ابو طالب کلیم، طالب آملی، حکیم شفائی، والہ ہروی

© rasailojaraid.com

ملا محسن فیض کاشانی ... کے نام قابلِ ...

کلیات جلال اسیر ۱۳۰۱ ہجری میں مطبع منشی نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس پر تقریظاً خواجہ عزیز الدین لکھنوی نے لکھی تھی۔ لیکن اس میں جلال اسیر کے حالات زندگی سے متعلق کسی قسم کی تفصیل نہیں ملتی اور نہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس نسخہ کی مدد سے کلیات چھپی ہے اور وہ کہاں دستیاب ہے۔ اس کلیات میں قصائد۔ قطعات، مثنوی، غزلیات مخمسات، رباعیات وغیرہ شامل ہیں۔ چالیس سال کی عمر میں جلال اسیر نے اتنی ضخیم کلیات چھوڑی ہے اس سے اس کی پرگوئی اور نادر الکلامی کا پتہ چلتا ہے۔ اسیر اپنی زندگی میں کبھی بھی ہندوستان نہیں آیا لیکن بیرون ایران خاص کر ہندوستان میں اس کی کلیات کے نسخے تقریباً ہر بڑی لائبریری میں موجود ہیں مثلاً مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، غدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور پٹنہ، ملا فیروز لائبریری بمبئی، آصفیہ لائبریری حیدر آباد، نیشنل میوزیم نئی دہلی، عربک پرشین انسٹی ٹیوٹ ٹونک راجستھان، ہندوستان کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور پاکستان، ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری ڈھاکہ بنگلہ دیش وغیرہ میں کلیات جلال اسیر کے نسخے موجود ہیں جس سے اس کی ایران سے باہر شہرت کا پتہ چلتا ہے نمونہ کے طور پر جلال اسیر کی چند غزلیں پیش ہیں۔

(۱)

دوش سازِ نالہ با آہنگ بود | بازمین و آسمان در جنگ بود
بادۂ نازک کہ بی تو پر نکرد | شیشۂ ما خانۂ زادِ سنگ بود
در گلستاں دیدمش نشناختم | بر تنش پیراہنِ گل تنگ بود
این دو رنگیہا ز نشتیہای ماست | نور و ظلمت پیش از این یکرنگ بود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یاد شورِ کعبہ جوئیہا اسیر
جنبشِ مژگان بده فرسنگ بود

(۲)

مستی کرد میکدهٔ عید کشاید — صد رنگ گل از توبهٔ جاوید کشاید
رنگین صفحِ حیرت. تمنای نگاهی — مژگانِ تو خون از رگ امید کشاید
برداشتهٔ جلوهٔ سرویست غبارم — از شبنم انجم گلِ خورشید کشاید
گلزار محبت چقدر شوخ بهارست — از گلبن کثرت گل توحید کشاید
خار و گل حسرت نشود کام دو عالم — براوی چه مطلب در امید کشاید
جائیکه اسیر تو کند باده گساری
حسرت گره از خاتمِ جمشید کشاید

(۳)

مستم و آن چشم شهلا در نظر — شوخ میسر قصد تماشا در نظر
بستهٔ آئین گریهٔ مژگان مرا — قطرهٔ خونیست دریا در نظر
مشقِ باران میکند مژگانِ من — کاغذ ابریست صحرا در نظر
بیسح بر پیچست خون خواب و خمار ، — حسن رنگ آمیز دیبا در نظر
جلوهٔ سر کرده می ریزد اسیر
برگِ گل از خار آن پا در نظر

(۴)

شوقِ تو خریدار چرا جان نفروشم — هستی چه متاعیست که ارزان نفروشم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چون بلبل بیخبر داز یاد نگاہی | چون سرمۂ حیرت بسلیمان نفروشم
بابی پر و بالان نکنم دعویٔ پرواز | خاشاک باین شعلہ سواران نفروشم
رفتم چہ دعا ہا کہ بیاران نفرستم | داغم چہ چمنہا بخیابان نفروشم

غمنامۂ دردت بمسیحا ننویسم
بی برگیٔ داغت بگلستان نفروشم

(۵)

بسویم آمدی شیدای خویشم ساختی رفتی | باین روزم نشاندی بیوفا انداختی رفتی
چہ رنگی کشتم از تاراج شوخی فرین بادا | زدی بستی و کشتی سوختی پرداختی رفتی
چہ رحمست این چہ انصافست ظالم اختراع است این | زدی چیدی بخاک رہ فگندی تاختی رفتی

مروت اینچنیں عاجز نوازی اینچنیں باید
ز پا افتادۂ دیدی و قد افراختی رفتی

منابع

(۱) خورشید الاسلام۔ غالب، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی ۱۹۷۵، اشاعت دوم صفحہ ۲۸، ۲۹۔
(۲) کشن چند اخلاص مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی، انجمن ترقی اردو۔ پاکستان، صفحہ ۶، ۱۹۷۳ء
(۳) میر حسین دوست، منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۸۷۵، صفحہ ۱۳
(۴) محمد افضل سرخوش، بتصحیح صادق علی دلاوری، لاہور، ۱۹۴۲ء صفحہ ۳
(۵) رحیم علی خان امام، بتصحیح سید محمد رضا جلالی نائینی و سید امیر حسن عابدی، ایران ۱۳۴۹ شمسی، صفحہ ۶۳۔
(۶) مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، بمبئی، ۱۳۳۶ ہجری، صفحہ ۴۷۔
(۷) (New edition) Vol. I (A-B) Netherland, 1960, P. 707

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۸) ذبیح اللہ صفا، جلد سوم، تہران، ۱۳۴۰ شمسی، صفحہ ۱۰۲
(۹) مولانا عبدالغنی خاں تصحیح محمد مقتدا خاں شیرانی، علی گڑھ، ۱۹۱۶، صفحہ ۱۳
(۱۰) مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی، مآثر الکرام (سرو آزاد) تصحیح عبداللہ خاں (فصل سوم) لاہور ۱۹۱۳، صفحہ ۵۳ -
(۱۱) ایضاً -
(۱۲) Moulavi Abdul Muqtadir Khan, Vol. III London, 1912, P. 65
(۱۳) کلیات میرزا جلال اسیر نسخہ خطی (یونیورسٹی گلشن نمبر ۲۸، فارسیہ نمبر ۱، نظم) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ -
(۱۴) جلد سوم، صفحہ ۱۰۲ -
(۱۵) مولوی عبدالمقتدر خاں، جلد سوم صفحہ ۶۶ - ۶۵ -
(۱۶) کلیات مرزا جلال اسیر (مطبوعہ منشی نول کشور) لکھنؤ ۱۲۹۰ ہجری، صفحہ ۳۳ -
(۱۷) محمد طاہر نصرآبادی، تذکرہ نصرآبادی، تصحیح وحید دستگردی (تاریخ طبع ندارد) دہلی یونیورسٹی لائبریری نمبر 2 K 45.0 ; 17 ,0164، صفحہ ۹۵ -
(۱۸) نصراللہ فلسفی، زندگانی شاہ عباس اول، جلد دوم، تہران ۱۳۳۴ شمسی ص ۲۰۲ -
(۱۹) کلیات مرزا جلال اسیر مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۱۵۰
(۲۰) کلیات میرزا جلال اسیر (نسخہ خطی ذاتی) ورق ۱۵۵ - الف
(۲۱) کلیات مرزا جلال اسیر، مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۲۸
(۲۲) نصراللہ فلسفی، ایضاً، صفحہ ۲۰۲ -
(۲۳) کلیات مرزا جلال اسیر، مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۳۶۲ - ۳۶۱ -
(۲۴) ایضاً صفحہ ۲۱۸ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۵) کلیات میرزا جلال اسیر (نسخہ خطی ذاتی) ورق ۲۳۲-ب

(۲۶) جلد سوم، صفحہ ۱۰۳

(۲۷) مرثیہ نظامی بدایونی، جلد اول، بدایوں، ۱۹۲۴ء، صفحہ ۸۲ -

(۲۸) گلشن چند اخلاص، صفحہ ۷-۶ -

(۲۹) مولانا عبدالغنی خاں، صفحہ ۱۳ -

(۳۰) جلد اول، صفحہ ۷۰ -

(۳۱) مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، صفحہ ۴۷ -

(۳۲) گلشن چند اخلاص، صفحہ ۷ -

(۳۳) گلشن چند اخلاص صفحہ ۶ -

(۳۴) امیر شیر علی خاں لودھی تذکرہ مراۃ الخیال ۱۳۲۴ ہجری بمبئی، صفحہ ۷۷

(۳۵) شعر العجم جلد ۳ نجم اعظم گڈھ ۱۹۵۷ء، صفحہ ۶۵ و تذکرہ مراۃ الخیال صفحہ ۷۶،۷۵

صفحہ ۳۰ کا بقیہ

(۶۹) النووی۔ المجموع، ج ۱ ص ۵۴ - ابن القیم - الاعلام، ج ۴ ص ۱۴۳ - ۱۸۸

(۷۰) الاعلام - لابن القیم۔ ج ۱ ص ۱۶۴

(۷۱) ایضاً ـــ ج ۴، ص ۱۹۶ ـــ ۱۹۷

(۷۲) ایضاً ـــ ج ۴ - ص ۱۹۷

یوپی تعلیمی نصاب کی چند اہم کتب

تاریخ ملت جلد اول (نبی عربی) — قاضی زین العابدین — [illegible]

تاریخ ملت جلد دوم (خلافت راشدہ) — [illegible]

تاریخ ملت جلد سوم (خلافت بنی امیہ) — [illegible]

تاریخ ملت جلد ہشتم (خلافت عثمانیہ) — مفتی انتظام اللہ شہابی — [illegible]

© rasailojaraid.com